سوال

(382)مرد کا اپنی ساس کو غسل دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی ساس (بیوی کی ماں) کو غسل دے ؟ اور وہ کون سی عورتیں ہیں جن کے لئے جائز ہے کہ مرد انہیں غسل دے سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واجب یہ ہے کہ اس کی بیٹی ہی اسے غسل دے ۔ اور عورت کو اس کا شوہر بھی غسل دے سکتا ہے ، یا اس کی محرم رشتہ دار عورتیں ۔ علمائے کرام نے اس مسئلہ میں یہ ترتیب پش کی ہے : یعنی شوہر اپنی بیوی کو غسل دے ۔ اور بعض نے محرم رشتہ دار عورتیں کہا ہے کہ یہ عورتیں شوہر پر مقدم ہیں ۔ اور اس کی دلیل کہ شوہر غسل دے سکتا ہے ، مسند احمد اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ،کہتے ہیں کہ :

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی جانب سے واپس آئے ، اور مجھے سر درد تھا ، میں کہہ رہی تھی ہائے میرا سر!! تو آپ نے کہا : بلکہ ہائے میرا سر ، تجھے کیا فکر ہے ، اگر تو مجھ سے پہلے مر بھی گئی تو میں تجھے غسل دوں گا ، اور کفن پہناؤں گا ، تیرا جنازہ پڑھوں گا اور تجھے دفن کر دوں گا ۔ ۔ ۔ الخ'' (سنن ابن ماجہ ،کتاب الجنائز ، باب غسل الرجل امراتہ ۔ ۔ ۔ ، حدیث : 1465 ومسند احمد بن حنبل : 288/6 ۔، حدیث : 25950)

اور اس حدیث کی سند صحیح ہے ، اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے ۔ اس کے بعد محرم رشتہ دار عورتوں کی باری ہے ، اور ان میں سے بھی بعض علماء نے ذوات الارحام عورتوں کو اولیت دی ہے ، مثلاماں ، بیٹی ، پوتی ، بھتیجی ، بہن ، پھوپھی ، خالہ ۔ پھر ان کے بعد دوسری جو ذوات الارحام نہیں ہیں ، مثلاچچا کی بیٹی ، پھوپھی ، زاد ، خالہ زاد ، پھر ان کے بعد دوسری اجنبی عورتیں ۔ اور اگر شوہر نہ ہو اور محارم اور غیر محارم عورتیں بھی نہ ہوں ، حتیٰ کہ اجنبی عورتیں بھی نہ ہوں تو اس صورت میں علماء سے روایات مختلف ہیں ۔ بعض نے کہا کہ ایسی عورت کو تیمم کرا دیا جائے اور اس پر کفایت کی جائے ، اور بعض کا خیال ہے کہ محرم مردوں کے لیے جائز ہے کہ وہ اسے غسل دے سکتے ہیں ، بشرطیکہ اس پر پردہ کیا جائے ، پانی اوپر سے ڈالا جائے ، اور داماد غسل دے تو یہ حرام ہے جبکہ اس کی بیٹی بھی موجود ہو ۔ اس صورت میں بیٹی پر واجب ہے وہی اسے غسل دے ، یا دیگر قرابت دار یا کوئی اور اجنبی عورت ، اگر ذوات الارحام میں سے کوئی موجود نہ ہو ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

صفحہ نمبر 324

محدث فتویٰ